السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مرد اپنی چھاتی کے بال اتار سکتا ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بال اتارنے کے اعتبار سے ان کی تین اقسام ہیں :

١ ۔ وہ بال جن کے اتارنے اور کاٹنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ وہ بال ہیں جنہیں فطرتی سنت کہا جاتا ہے، مثلا زیر ناف بال، اور مونچھوں کے بال، اور بغلوں کے بال، اور اس میں حج اور عمرہ کے موقع پر سر کے بال چھوٹے کرانا اور سر منڈانا بھی داخل ہوتا ہے

اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی درج ذیل حدیث ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«قص الشارب واعفاء اللحیة والسواک واستنشاق الماء وقص الأظفار وغسل البراجم ونتف الإبط وحلق العانة وانتقاص الماء»

قال زکریا : قال مصعب : ونسیت العاشرة إلا أن تکون المضمضة»

رواہ مسلم (261).

" دس چیزیں فطرت میں سے ہیں : مونچھیں کاٹنا، داڑھی بڑھانا مسواک کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے پورے دھونا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بال مونڈنا، اور پانی سے استنجا کرنا"

زکریا کہتے ہیں : مصعب نے کہا : میں دسویں چیز بھول گیا ہوں مگر وہ کلی کرنا ہو سکتی ہے "

٢ ۔ وہ بال جن کو اتارنے کی حرمت آئی ہے

اس میں ابرو کے بال اتارنے شامل ہیں، اور اس فعل کو النمص کا نام دیا جاتا ہے، اور اسی طرح داڑھی کے بال ۔ اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے :

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا :

«لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والنامصات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ»

رواہ البخاري (5931) ومسلم (2125)

" اللہ تعالی گودنے اور گدوانے والیوں، اور ابرو کے بال اکھیڑنے اور اکھڑوانے والیوں، اور خوبصورتی کے لیے دانت رگڑ کر باریک کرنے والیوں اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت فرمائے "

اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا :

«خالفوا المشرکین وفروا اللحی واحفوا الشوارب»

رواہ البخاري (5892) ومسلم (259).

" مشرکوں کی مخالفت کرو، اور داڑھیوں کو بڑھاؤ، اور مونچھیں پست کرو "

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"النامصۃ : وہ عورت ہے جو چہرے کے بال اتارے

اورالمتنمصۃ : وہ عورت ہے جو اپنے چہرے کے بال اتروائے ، اور یہ فعل حرام ہے ، لیکن اگر عورت کو داڑھی یا مونچھیں آ جائیں تو اسے اتارنا حرام نہیں ، بلکہ ہمارے نزدیک وہ مستحب ہے " شرح مسلم نووی (106/14).

۳۔ وہ بال جن سے شریعت خاموش ہے ، ان کے متعلق نہ تو اتارنے کا حکم ہے ، اور نہ ہی انہیں باقی رکھنے کا وجوب ، مثلاً چھاتی ، پنڈلیوں اور ہاتھوں کے بال ، اور رخساروں اور پیشانی پر اگنے والے بال

توان بالوں کے متعلق علماء کرام کا اختلاف ہے :

کچھ علماء کہتے ہیں کہ : انہیں اتارنا جائز نہیں ؛ کیونکہ انہیں اتارنے میں اللہ تعالی کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی ہے

جیسا کہ اللہ تعالی نے شیطان کی بات نقل کرتے ہوئے فرمایا :

وَلَءامُرَنَّهُم فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلقَ اللَّهِ النساء/119

اور میں یقینا انہیں اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کا حکم دونگا ۔

اور کچھ علماء کا کہنا ہے : یہ بال ان میں شامل ہے جس پر شریعت خاموش ہے ، اور اس کا حکم اباحت والا حکم ہے ، اور وہ انہیں باقی رہنے یا اتارنے کا جواز ہے ؛ کیونکہ جس سے کتاب و سنت خاموش ہو وہ معاف کردہ ہے

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام نے یہی قول اختیار کیا ہے ، اور اسی طرح شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے فتاوی المراۃ المسلمۃ (879/3).

مذکورہ دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ چھاتی کے بال تیسری قسم میں داخل ہیں ، جن کے بارے میں شریعت خاموش ہے ، لہذا انہیں کاٹنا یا نہ کاٹنا دونوں طرح ہی مباح ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب